46811 - امام کسی بھی حالت میں ہو اس کے ساتھ ملا جائے

سوال

جب نماز مسجد میں داخل ہو اور امام سجدہ میں ہو تو کیا وہ اس کے ساتھ سجدہ میں شامل ہو جائے یا کہ اسے اٹھنے کا انتظار کرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جب نمازی دوران نماز مسجد میں داخل ہو تو اسے امام کے ساتھ ملنا چاہیے چاہے امام کسی بھی حالت میں ہو؛ رکوع میں ہویا سجدہ میں یا پھر سجدوں کے درمیان بیٹھا ہو؛ اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تم نماز کے لیے آؤ اور ہم سجدہ کی حالت میں ہوں تو سجدہ میں چلے جاؤ، اور اسے کچھ شمار نہ کرو، اور جس نے رکعت پالی اس نے نماز حاصل کرلی"

سنن ابو داود حدیث نمبر (893) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے صحیح ابو داود میں حسن قرار دیا ہے.

ابو قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تم نماز کے لیے آؤ تو سکون اور وقار کے ساتھ آؤ، جو ملے اسے ادا کرو، اور جو رہ جاؤ اسے پورا کرلو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (635).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی " فتح الباری " میں لکھتے ہیں:

اس سے استدلال کیا گیا ہے کہ نماز امام کے ساتھ ملے چاہے امام کسی بھی حالت میں ہو" انتہی

دیکھیں: فتح الباری (2 / 118).

اور معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تم میں کوئی نماز کے لیے آئے اور امام کسی حالت میں ہو تو وہ بھی اسی طرح کرے جو امام کر رہا ہو "

سنن ترمذی حدیث نمبر (591) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

جب امام نماز پڑھا رہا ہو تو مسجد میں داخل ہونے والے شخص کے لیے مندرجہ بالا نصوص کی روشنی میں یہی سنت ہے.

ابن حزم رحمہ اللہ تعالی نے اس پر اجماع نقل کرتے ہوئے کہا ہے:

" ان اس پر اتفاق ہے کہ جو شخص مسجد میں آئے اور امام نماز کا کچھ حصہ ادا کر چکا ہو زیادہ ہو یا کم اور صرف سلام پھیرنا بھی باقی بچا ہو اسے امام کے ساتھ ملنے، اور اس نے جس حالت میں امام کو پایا اس کی موافقت کرنے کا حکم ہے، جبکہ اسے یقین ہو کہ وہ کسی اور مسجد میں جماعت حاصل نہیں کر سکتا" انتہی

دیکھیں: مراتب الاجماع صفحہ نمبر (25).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی " المغنی " میں کہتے ہیں:

" امام کی کسی بھی حالت میں پانے والے کے لیے اس کی متابعت کرنی مستحب ہے، چاہیے وہ اس کے لیے شمار نہ بھی ہو....

پھر انہوں نے بعض مندرجہ بالا احادیث ذکر کرنے کے بعد کہا ہے: اہل علم کے ہاں عمل اسی پر ہے، ان کا کہنا ہے: جب کوئی شخص مسجد میں آئے اور امام سجدہ کی حالت میں ہو تو اسے بھی سجدہ کرنا چاہیے، لیکن یہ سجدہ اس کی رکعت نہیں بنے گا.

اور بعض کا کہنا ہے: ہو سکتا ہے وہ سجدہ سے سر نہ بھی نہ اٹھائے اور اسے بخش دیا جائے " انتہی

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (2 / 184).

بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو مسجد میں داخل ہوں تو امام سجدہ یا پھر دو سجدوں کے درمیان بیٹھا ہوتا ہے لیکن وہ امام کے ساتھ شامل نہیں ہوتے حتی کہ امام دوسری رکعت کے لیے کھڑا نہ ہو جائے، یا پھر اسے پتہ چلے کہ وہ تشھد میں ہے تو اس کے ساتھ بیٹھ جاتا ہے، اس شخص نے اپنے آپ کو سجدہ کی فضیلت اور اجروثواب سے محروم رکھا، اور اس کے ساتھ مندرجہ بالا دلائل کی بھی مخالفت کی.

تحفۃ الاحوذی میں مبارکپوری رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

قولہ: " تو جس طرح امام کر رہا ہو وہ بھی اسی طرح کرے "

یعنی: وہ جس امام کے قیام یا رکوع وغیرہ کی حالت میں ہونے پر امام کی موافقت کرے، اور امام کے کھڑا ہونے کا انتظار مت کرے، جیسا کہ عام لوگ کرتے ہیں" انتہی

دیکھیں: تحفة الاحوذی (2 / 199).

دیکھیں: احکام حضور المساجد صفحہ نمبر (138 - 139) تالیف: عبد اللہ بن صالح الفوزان.

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

ایك شخص مسجد میں داخل ہوا تو امام آخری رکعت میں تھا، کیا وہ امام کے ساتھ مل جائے یا کہ ان کے فارغ ہونے کا انتظار کرے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" اس طرح کی حالت میں آپ کو ان کے ساتھ ملنا چاہیے، آپ کو جو نماز ملے وہ ان کے ساتھ ادا کریں، اور جو رہ جائے اسے بعد میں مکمل کرلیں، اور اگر آپ جماعت کے ساتھ آخری رکعت میں رکوع سے اٹھنے کے بعد ملیں، تو بھی ان کے ساتھ مل جائیں اور امام کی سلام کے بعد اٹھ کر ساری نماز پڑھیں.

پھر انہوں نے مندرجہ بالا احادیث سے استدلال کیا ہے" انتہی.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام یہ سوال بھی دریافت کیا گیا:

اگر کوئی شخص مسجد میں داخل ہو اور امام آخری تشھد میں ہو تو کیا اس کے ساتھ ملنا افضل ہے یا کہ انتظار کرے تا کہ بعد میں دوسرے آنے والوں کے ساتھ مل کر جماعت کروائے ؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

" افضل یہ ہے کہ آپ امام کے ساتھ مل جائیں؛ کیونکہ عمومی طور پر حدیث میں ہے:

" تم جو پاؤ اسے پڑھ لو، اور جو رہ جائے وہ بعد میں پوری کرلو" انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (7 / 312 - 323)

واللہ اعلم .